

ازعدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 17 اپریل، 1964

دی کمشنر آف انکم ٹیکس، مدھیہا پردیش، ناگپور

بنام

سودیشی کاٹن اور فلور ملز

کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز۔

انکم ٹیکس-1949 میں ادا کیے گئے 1947 سے متعلق بونس کی کٹوتی-اکاؤنٹ سال 1949 کے لیے کٹوتی کا دعویٰ-ٹیکس دہندہ کے ذریعے اکاؤنٹنگ کا سسٹم-اگر قابل اطلاق ہو تو اکاؤنٹس کو دوبارہ کھولنے کا اصول-انڈین انکم ٹیکس ایکٹ (11 سال، 1922)، ذیلی دفعات-10(5), 10(x)-

مدعا علیہ کمپنی نے اپنے ملازمین کو-108325/ بونس کے طور پر اپنے ملازمین کو سال 1947 کے لیے ادا کیے۔ انڈسٹریل ٹریبونل کے فیصلے کے نتیجے میں کیلنڈر سال 1949 میں 13 جنوری 1949 کو یہ رقم کمپنی نے سال 1948 کے اپنے منافع اور نقصان کے کھاتے میں نکالی تھی اور اسی طرح کا کریڈٹ بونس قابل ادائیگی کھاتے میں دیا گیا تھا۔ 1948 کی کتابیں انڈسٹریل ٹریبونل کے فیصلے کی تاریخ تک بند نہیں کی گئیں۔ متعلقہ تشخیصی سال، 1950-51 کے لیے، کمپنی نے دعویٰ کیا کہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10(2)(x) کے تحت، وہ بونس کے طور پر ادا کی گئی رقم کے سلسلے میں الاؤنس کا حقدار ہے، لیکن انکم ٹیکس حکام نے اس دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اکاؤنٹنگ کے تجارتی نظام کے مطابق جس کی پیروی ٹیکس دہندہ نے کی تھی جس سال ذمہ داری مناسب طریقے سے منسوب کی گئی تھی وہ کیلنڈر سال

1947 تھانہ کہ 1949۔ انکم ٹیکس حکام کا معاملہ یہ تھا کہ یہ ٹیکس دہندہ کی قانونی ذمہ داری تھی جو 1947 میں شروع ہوئی تھی اور اس کا تخمینہ لگایا جانا چاہیے تھا اور اسے 1947 کے کھاتوں میں ڈال دیا جانا چاہیے تھا، اور اگر ضروری ہو تو سال 1947 کی رقوم کو دوبارہ کھول دیا جانا چاہیے۔ یہ تسلیم کیا گیا کہ فوری صورت میں بونس ایک منافع بخش بونس تھا۔ حکم ہوا:-(i) یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب منافع بونس کا دعویٰ، اگر کیا جاتا ہے، تو خوش اسلوبی سے یا صنعتی فیصلے کے ذریعے طے کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10 (2) (x) کے ساتھ دفعہ 10 (5) پڑھے جانے والے تجارتی نظام کی پیروی کرنے والے آجر کی طرف سے ذمہ داری عائد کی گئی تھی؛ اور چونکہ 1949 میں ہی منافع بونس کا دعویٰ صنعتی ٹریبونل کے ایوارڈ کے ذریعے طے کیا گیا تھا، اس لیے ذمہ داری کو مناسب طریقے سے 1949 سے منسوب کیا جا سکتا تھا۔

(ii) کھاتوں کو دوبارہ کھولنے کا نظام انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی اسکیم کے تحت لاگو نہیں تھا۔ (iii) ایکٹ کے دفعہ 10 (2) (x) کی شق (b) میں "زیر بحث سال" کے الفاظ کا مطلب ہے "وہ سال جس کے سلسلے میں بونس ادا کیا گیا تھا"۔

دائرہ اختیار ایپیلیٹ دیوانی:۔ ایپیل دیوانی نمبری 587 سال 1963 کا عدالتی فیصلہ:۔ 1960 کے متفرقہ دیوانی مقدمہ نمبر 73 سال 1960 میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے فیصلے مورخہ 30 نومبر 1960 اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ اپیل کنندہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور آراین پتھو۔

ایس کے کپور، ایس مورتی اور کے کے جین، مدعا علیہ کے لیے 17 اپریل 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سکری، جسٹس:۔ مدعا علیہ، سوڈیشی کاٹن اینڈ فلور ملز، جسے اس کے بعد تشخیص کہا جاتا ہے، ایک محدود کمپنی ہے جو اندور میں ایک ٹیکسٹائل مل کی مالک ہے اور چلاتی ہے۔ تشخیصی سال 1950-51 (اکاؤنٹنگ سال کیلنڈر سال 1949) کے لیے، جو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کے تحت اس کی تشخیص کا پہلا سال تھا، اس نے

دعویٰ کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 10(2)(x) کے تحت وہ-108325/ روپے کی رقم کے سلسلے میں الاؤنس کا حقدار تھا۔ 1,08,325- جو اس نے 13 جنوری 1949 کو انڈسٹریل ٹریبونل کے فیصلے کے نتیجے میں کیلنڈر سال 1949 میں سال 1947 کے لیے بونس کے طور پر ادا کیا تھا۔ ٹیکس دہندہ کے دعوے کو انکم ٹیکس حکام نے قبول نہیں کیا۔ اپیلٹ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ یہ ایک ذمہ داری تھی جو پچھلے سال سے متعلق تھی نہ کہ سال 1949 سے۔ تاہم، ٹیکس دہندہ کی درخواست پر اس نے ایک کیس بیان کیا اور دو سوالات کا حوالہ دیا۔ ہمارا تعلق صرف اس سے ہے جو اس طرح پڑھتا ہے:

" کیا حقائق پر اور معاملے کے حالات میں ٹیکس دہندہ 1,08,325 روپے کے بونس کی کٹوتی کا دعویٰ کرنے کا حقدار ہے۔ 1,08,325- تشخیصی سال 1950-51 میں کیلنڈر سال 1947 سے متعلق؟

مدھیہ پردیش کی ہائی کورٹ نے اس سوال کا جواب ہاں میں دیا۔ اپیل کنندہ، ایکٹ کی دفعہ 66A (2) کے تحت سٹوفکیٹ حاصل کرنے میں ناکام ہونے کے بعد، اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کی، اور اسی طرح اپیل ہمارے سامنے ہے۔ سوال میں مذکور حقائق اور حالات کیس کے بیان میں بیان کیے گئے ہیں۔ بد قسمتی سے، حقائق کم ہیں، لیکن چونکہ اپیل کنندہ اپنے کیس کو چند حقائق پر مبنی کرنے پر راضی ہے، جن کا جلد حوالہ دیا جائے گا، اس لیے کیس کے مزید بیان کا مطالبہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ حقائق، مختصر طور پر، مندرجہ ذیل ہیں۔ ٹیکس دہندہ نے اپنے ملازمین کو بونس کے طور پر 1,08,325/9/3 روپے کی رقم باپت کلنڈر سال 1947 بروئے ایوارڈ 13 جنوری 1949 صنعتی تنازعات ایکٹ کے لحاظ سے ادا کی۔ یہ رقم ٹیکس دہندہ نے سال 1948 کے اپنے منافع اور نقصان کے کھاتے میں نکالی تھی اور اسی طرح کا کریڈٹ بونس قابل ادائیگی کھاتے میں دیا گیا تھا۔ 1948 کی کتابیں انڈسٹریل ٹریبونل کے حکم کی تاریخ 13 جنوری 1949 تک بند نہیں کی گئی تھیں۔ یہ بونس درحقیقت ملازمین کو کیلنڈر سال 1949 میں ادا کیا گیا تھا، متعلقہ تشخیص کا سال 1950-51 تھا۔

اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے مزید پایا کہ 1946 تک جب بونس کی ادائیگی کا آرڈر کمپنی کے سال کے کھاتوں کو حتمی شکل دینے سے پہلے موصول ہوتا تھا، تو بونس کی رقم درحقیقت متعلقہ سال کے منافع اور نقصان کے کھاتے میں کاٹ دی جاتی تھی۔ اس نتیجے کو اپیلٹ ٹریبونل نے اپنے اپیلٹ آرڈر میں دہرایا ہے۔ ان حقائق پر اپیل کنندہ کے فاضل وکیل، مسٹر شاستری، دلیل دیتے ہیں کہ اکاؤنٹنگ کے تجارتی نظام کے مطابق، جس کی پیروی ٹیکس دہندہ کرتا ہے، اور جس پر اکاؤنٹنگ کیلنڈر سال 1949 کے لیے اس کے منافع کا حساب لگایا گیا ہے، جس سال ذمہ داری مناسب طریقے سے منسوب کی جاتی ہے وہ کیلنڈر سال 1947 ہے نہ کہ 1949۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ٹیکس دہندہ کی قانونی ذمہ داری تھی جو 1947 میں شروع ہوئی تھی اور اس کا تخمینہ لگا کر 1947 کے کھاتوں میں ڈالنا چاہیے تھا۔ متبادل طور پر انہوں نے ہمیں 1947 کے کھاتے دوبارہ کھولنے کی دعوت دی ہے، اس عمل پر عمل کرتے ہوئے جو ان کے مطابق انگلینڈ میں حاصل ہوتا ہے۔

ہماری رائے میں، سوال کے جواب کا انحصار ایکٹ کے سیکشن 10(2)(x) کی مناسب تشریح پر ہونا چاہیے، جسے دفعہ 10(5) کے ساتھ پڑھا جائے۔ یہ دفعات حسب ذیل ہیں:

“دفعہ 10(2)(x)۔ کسی ملازم کو فراہم کردہ خدمات کے لیے بونس یا کمیشن کے طور پر ادا کی جانے والی کوئی بھی رقم، جہاں ایسی رقم اسے منافع یا منافع کے طور پر ادا نہیں کی جاتی اگر اسے بونس یا کمیشن کے طور پر ادا نہیں کیا جاتا۔ بشرطیکہ بونس یا کمیشن کی رقم (a) ملازم کی تنخواہ اور اس کی خدمت کی شرائط کے حوالے سے معقول رقم کی ہو۔

(b) زیر بحث سال کے کاروبار، پیشے یا پیشے کے منافع؛ اور (c) اسی طرح کے کاروباروں، پیشوں یا پیشوں میں عام عمل۔

”دفعہ 10(5) ذیلی سیکشن (2) میں، ”اداشدہ“ کا مطلب ہے کہ حساب کتاب کے طریقہ کار

کے مطابق اصل میں ادائیگی یا خرچ کیا گیا ہے جس کی بنیاد پر اس سیکشن کے تحت منافع یا فوائد کا حساب لگایا جاتا ہے۔ "اگر ہم ذیلی شق (x) میں لفظ "اداشدہ" کی تعریف داخل کرتے ہیں، تو یہ مندرجہ ذیل ہوگا:

"حساب کتاب کے طریقہ کار کے مطابق اصل میں ادا کی گئی یا خرچ کی گئی کوئی رقم جس کی بنیاد پر اس دفعہ کے تحت منافع یا فوائد کا حساب لگایا جاتا ہے، کسی ملازم کو بونس کے طور پر۔ چونکہ محصول لینے والے کے منافع اور فوائد کا حساب تجارتی نظام کے مطابق کیا گیا ہے، اس لیے فی الحال شقوں کی شرائط کا استعمال کرتے ہوئے سوال اس پر آتا ہے: "کیا یہ رقم 1,08,325 روپے کیلنڈر سال 1947 یا 1949 میں تجارتی نظام کے مطابق ٹیکس دہندہ کے ذریعے خرچ کیا گیا؟"

پہلی نظر میں جملے کو اچھی طرح سے نہیں پڑھا جاتا ہے، لیکن لفظ 'incur' کے معنی میں 'ذمہ دار بننا' شامل ہے۔

اس لیے سوال یہ ہے کہ:

"روپے کی اس رقم 1,08,325 کی ذمہ داری کس سال میں تھی؟، تجارتی نظام کے مطابق؟ اکاؤنٹنگ کے تجارتی نظام کی وضاحت اس عدالت کے ایک فیصلے میں کیشو ملز لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی (1) میں اس طرح کی گئی تھی:

"یہ نظام جو واجب الادا ہے اسے کریڈٹ میں لاتا ہے، فوری طور پر یہ قانونی طور پر واجب الادا ہو جاتا ہے اور اسے اصل میں موصول ہونے سے پہلے، اور یہ ڈیبٹ اخراجات میں وہ رقم لاتا ہے جس کے لیے قانونی ذمہ داری عائد کی گئی ہے اس سے پہلے کہ اسے اصل میں تقسیم کیا جائے۔ ان مشاہدات کا حوالہ کلکتہ کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، مغربی بنگال (1) میں منظوری کے ساتھ دیا گیا تھا۔

اس کیس کے حقائق پر، بونس کے سلسلے میں قانونی ذمہ داری کب پیدا ہوئی؟ یہ کیس کے حقائق اور اس کیس میں دیے گئے بونس کی نوعیت پر منحصر ہے۔ اس عدالت نے منافع بونس کی نوعیت کا جائزہ لیا ہے۔ یہ عام بنیاد ہے کہ جس بونس سے ہمارا تعلق ہے وہ مختلف معاملات

میں منافع بونس تھا۔ مائرلز بمقابلہ سوتی ملز مزدور یونین () میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ "بونس کے مطالبے کو جائز ٹھہرانے سے پہلے دو شرائط پوری کرنی پڑتی ہیں اور وہ ہیں (1) جب اجرت معیار زندگی سے کم ہو جاتی ہے، اور (2) صنعت بہت زیادہ منافع کماتی ہے جس کا ایک حصہ اس شراکت کی وجہ سے ہوتا ہے جو مزدور پیداوار بڑھانے میں کرتے ہیں۔ بونس کی مانگ ایک صنعتی دعویٰ بن جاتی ہے جب ان میں سے ایک یا دونوں شرائط پوری ہو جاتی ہیں۔ اس معاملے پر ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی بمقابلہ ان کے ورک مین (1) کے معاملے میں دوبارہ غور کیا گیا۔ اس عدالت نے مشاہدہ کیا:

"یہ شامل کرنا مناسب ہے کہ بونس کے تصور سے نمٹنے میں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ بونس نہ تو آجر کی طرف سے اپنے کارکنوں کو کی جانے والی بلا معاوضہ ادائیگی ہے اور نہ ہی اسے موخر اجرت سمجھا جاسکتا ہے۔

اس فیصلے کے مطابق، جہاں اجرت معیار زندگی سے کم ہوتی ہے اور صنعت منافع کماتی ہے جس کا ایک حصہ محنت کی شراکت کی وجہ سے ہوتا ہے، بونس کا دعویٰ قانونی ہو سکتا ہے۔ 1961 میں، یہ عدالت یہ کہنے میں کامیاب رہی کہ بونس کا دعویٰ کرنے کا حق جسے مذکورہ ایکٹ کے تحت آنے والے روزگار کے معاملات میں صنعتی فیصلے کے ذریعے عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے، اب اسے قانونی حق کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ بونس کا دعویٰ حق کے معاملے کے طور پر کیا جاسکتا ہے، یقیناً فل بینچ فارمولے کے اطلاق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ متعلقہ سال کے لیے آجر کے پاس کافی رقم دستیاب ہے۔" (بذریعہ گچیندر گڈکر، جسٹس، جیسا کہ وہ اس وقت تھا) ----- ورک مین بمقابلہ ہر کیولس انشورنس کمپنی (1) میں تھے۔

انڈین ٹی ایسوسی ایشن بمقابلہ ورک مین () اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ "منافع بونس ایک متعلقہ سال کے حوالے سے صرف 4 دیے جاسکتے ہیں اور اس طرح کے بونس کے لیے دعویٰ سال بہ سال کیا جانا چاہیے اور اسے یا تو فریقین کے درمیان خوش اسلوبی سے طے کرنا ہوگا یا اگر کوئی حوالہ دیا جاتا ہے، تو اس کا تعین صنعتی فیصلے کے ذریعے کرنا ہوگا۔ منافع بونس متعارف کرانے کا عمومی دعویٰ اس شکل میں نہیں کیا جاسکتا جس میں یہ موجودہ کارروائی میں کیا گیا ہے۔"

اس عدالت کے مذکورہ بالا فیصلوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ: ---

(a) کارکنان منافع بونس کا دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں اگر کچھ شرائط پوری ہو جائیں۔

(b) کارکنوں کو سال بہ سال دعویٰ کرنا پڑتا ہے۔

(c) اس دعوے کو یا تو خوش اسلوبی سے یا صنعتی فیصلے کے ذریعے طے کرنا ہوگا؛ اور

(d) اگر کوئی نقصان ہوا ہے یا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا ہے تو کوئی بونس جائز نہیں ہوگا۔

ہماری رائے میں یہ تب ہی ہوتا ہے جب منافع بونس کا دعویٰ، اگر کیا جاتا ہے، تو خوش اسلوبی سے یا صنعتی فیصلے کے ذریعے طے کیا جاتا ہے کہ ذمہ داری آجر کی طرف سے عائد کی جاتی ہے، جو سیکشن 10(2)(x) کے تحت اکاؤنٹنگ کے تجارتی نظام کی پیروی کرتا ہے، جسے ایکٹ کے سیکشن 10(5) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

اس کیس کے حقائق پر، یہ واضح ہے کہ 1940 میں ہی منافع بونس کے دعوے کو انڈسٹریل ٹریبونل کے ایک فیصلے کے ذریعے طے کیا گیا تھا۔ لہذا، واحد سال جس میں ذمہ داری کو مناسب طریقے سے منسوب کیا جاسکتا ہے وہ 1949 ہے، اور اس لیے ہماری رائے ہے کہ ہائی کورٹ ٹیکس دہندہ کے حق میں سوال کا جواب دینے میں درست تھی۔

فاضل وکیل کی دوسری دلیل ہمیں امتاثر نہیں کرتی ہے۔ ہماری رائے ہے کہ کھاتے دوبارہ کھولنے کا یہ نظام انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی اسکیم کے مطابق نہیں ہے۔ ہم پہلے ہی کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بمقابلہ۔ اے گجپتی نائیڈو، مدراس میں منعقد کر چکے ہیں () کہ جہاں تک رسیدوں کا تعلق ہے، دوبارہ نہیں کھولا جاسکتا اکاؤنٹس سے۔ اخراجات کے حوالے سے بھی یہی صورتحال ہوگی۔ لیکن انگلینڈ میں بھی ہر معاملے میں کھاتے نہیں کھولے جاتے۔ ہالسبری نوٹ (m) صفحہ 148 جلد 20 میں مختلف مثالیں دیتا ہے۔ مسٹر شاستری نے مختلف انگریزی معاملات پر انحصار کیا ہے لیکن ان کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے کیونکہ لارڈ ریڈ کلف نے انگلینڈ میں اس پوزیشن کی وضاحت کی ہے۔ جیسا کہ جنوبی ریلوے پیرولمیٹڈ بمقابلہ اوون۔

"عدالتوں نے اب تک رسیدوں یا ادائیگیوں کے حقیقی زوال میں کافی ایڈجسٹمنٹ کرنا ناممکن نہیں پایا ہے تاکہ لگاتار سالوں کے منافع کے صحیح بیان پر پہنچ سکیں۔ آخر کار، یہی وجہ ہے کہ

اس مقصد کے لیے کیش اکاؤنٹنگ کے بجائے آمدنی اور اخراجات کے اکاؤنٹنگ کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جیسا کہ میں اس معاملے کو سمجھتا ہوں، وہ اصول جس نے کسی ایسی چیز کو منسوب کرنے کا جواز پیش کیا جو حقیقت میں، ایک سال میں پچھلے سال کے منافع میں موصول ہوا تھا، جیسا کہ آئزک ہولڈن اینڈ سنز بمقابلہ ان لینڈ ریونیو کا مرز جیسے معاملات میں۔ (1924) 12 ٹیکس کیس۔ 758 اور نیو کیسل بریوریز لمیٹڈ۔ بمقابلہ ان لینڈ ریونیو کا مرز۔ (1927) 12 ٹیکس کیس۔ 927 صرف یہ تھا کہ ادائیگی پچھلے سال میں دی گئی خدمات کے ذریعے حاصل کی گئی تھی اور اس لیے منافع کے ایک حقیقی بیان کے لیے ضروری تھا کہ وہ سال جس نے لاگت کا بوجھ برداشت کیا تھا اسے رسید کا فائدہ مختص کرنا چاہیے تھا۔

لاڈریڈ کلف کا مذکور اصول منافع والے بونس پر لاگو نہیں ہوگا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، منافع بونس سختی سے اجرت نہیں ہے، کم از کم انکم ٹیکس کی ذمہ داری کا حساب لگانے کے مقصد کے لیے نہیں ہے۔ یہ کوئی خرچ نہیں ہے، اصطلاح کے عام معنوں میں، منافع کمانے کے مقصد کے لیے خرچ کیا جاتا ہے۔ ایک فورٹیری منافع پہلے ہی ہو چکا ہے۔ یہ ایک مخصوص فارمولے کی بنیاد پر منافع کی تقسیم کی طرح ہے۔

مسٹر شاستری کی طرف سے اٹھایا گیا ایک اور نکتہ باقی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ذیلی دفعات میں "زیر بحث سال کے لیے" کا لفظ استعمال کیا جائے۔ ذیلی دفعہ 10(2)(x) کا مطلب ہے "اس سال کے لیے جس میں الاؤنس کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔" ہم اس سے متفق نہیں ہو سکتے۔ الفاظ "زیر بحث سال کے لیے" کا مطلب ہے وہ سال جس کے سلسلے میں بونس ادا کیا جاتا ہے۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسٹر دکر دی جاتی ہے۔ اپیل مسٹر دکر دی گئی۔